سوال

(562) بلاعذر طلاق کا مطالبہ کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب عورت اپنے خاوند سے بلاعذر طلاق کے ذریعے جدائی کا مطالبہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَت زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّة"[1]

"جونسی عورت بغیر کسی وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔"

اس لیے کہ اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے سب سے مبغوض طلاق ہے، اسے صرف ضرورت کے وقت ہی استعمال میں لانے کی اجازت ہے، بلاضرورت مکروہ ہے کیونکہ اس پر جتنے نقصانات مرتب ہوتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ رہی وہ ضرورت جو عورت کو طلاق کا مطالبہ کرنے پر مجبور کردے وہ یہ ہے کہ خاوند عورت کے حقوق کی ادائیگی سے اس طرح باز رہے کہ عورت کا اس کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِن فَاءُو فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٢٢٦ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ٢٢٧ ... سورة البقرة

"جو لوگ اپنی بیویوں سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں، ان کے لئے چار مہینے کی مدت ہے، پھر اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے (226) اور اگر طلاق کا ہی قصد کرلیں تو اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے" (الفوزان)

---

[1]۔ صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (2226)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 505

محدث فتویٰ